دار العلوم حنفیہ نظامیہ عظمت الاسلام کا ترجمان

ماہنامہ
ضیائے مصطفیٰ
عارف والا

جلد نمبر 20 | محرم الحرام 1444 / اگست 2022 | شمارہ نمبر 8

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نداد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

لبیک یا حسین

شعبہ تبلیغ: دار العلوم حنفیہ نظامیہ عظمت الاسلام (رجسٹرڈ) عارف والا

دارالعلوم حنفیہ نظامیہ عظمت الاسلام عارف والا

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محافظ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبلغ

علوم اسلامیہ و علوم عصریہ کا بے مثال سنگم

اہلسنت کی دینی و عصری علوم سے آراستہ معیاری درسگاہ

زیر سرپرستی

صاحبزادہ ضیاء المصطفیٰ قادری اشرفی

داخلہ جاری ہے

پرائمری، مڈل میٹرک پاس طلباء کے لئے سنہری موقع

بیرونی طلباء کے لئے بہترین ہاسٹل کی سہولت

خصوصیات

- ☆ بغیر ٹیوشن کے علمی کارکردگی کی ضمانت
- ☆ پنجم پاس طلباء کے لئے حفظ قرآن + مڈل
- ☆ اخلاقی تربیت پر مبنی ہفتہ وار بزم ادب کا انعقاد
- ☆ ششم کلاس کے لئے داخلے کے ساتھ دینی تعلم کا معیاری نظام
- ☆ پرائمری مڈل، میٹرک، پاس طلباء کے لئے درس نظامی (تنظیم المدارس)

دارالعلوم حنفیہ نظامیہ عظمت الاسلام (رجسٹرڈ) عارف والا

موبائل نمبر 0300-8759109

اے اشرف زمانہ زمانے مدد نما
در ہائے بستہ را ز کلید کرم کشا

پیچھے پیچھے رضا کہو ہاں ضیا
مصطفیٰ ﷺ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

ورثۃ الانبیاء حاملین اسرار شریعت کی یادگار علمائے حق کاملین طریقت کا فیضان

دار العلوم حنفیہ نظامیہ عظمت الاسلام کا ترجمان

جلد نمبر 20 | محرم الحرام 1444 / اگست 2022 | شمارہ نمبر 8

بنظر عنایت

زیر قیادت

قائد ملت مفتی حضرت علامہ پیر سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف (انڈیا)

زیر ظل عاطفت

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ پیر مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری اشرفی

مدیران

پروفیسر حافظ معاذ احمد قادری
0301-6530392

محمد افتخار چشتی صابری
0301-7372234

مجلس تحریر

- ڈاکٹر حافظ غلام محی الدین نقشبندی
  ڈپٹی سپر سٹار "صبح نور" پروگرام 92 ٹی وی
- پروفیسر علامہ محمد احمد طاہر
- علامہ تبسم بشیر اویسی
- قاری سعید احمد چوہدری
- حافظ محمد اکرم راشد
- ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی
- قاری محمد مشتاق شائق گولڑوی
- پروفیسر محمد انعام قادری

مجلس مشاورت

- علامہ محمد منشا تابش قصوری
- مولانا محمد رمضان نوری
- مولانا غلام یسٰین پاکپتنی
- قاری بشیر احمد نقشبندی
- مولانا محمد علی قادری
- قاری ناصر محمود
- مولانا سعید احمد قادری
- ماسٹر منیر احمد

خصوصی چندہ سالانہ	عمومی چندہ مع ڈاک خرچ	چندہ فی شمارہ
1200 روپے	800 روپے	50 روپے

ناشر بزم غوثیہ شعبہ تبلیغ دار العلوم حنفیہ نظامیہ عظمت الاسلام عارف والا
0300-8759109

ضیا کمپوزنگ سنٹر عارفوالا E-mail: zia13281@gmail.com

آئینۂ ضیائے مصطفےٰ

مناقب وسِیرتِ دَرزبانِ شعراءِ کرام

☆☆ ☆☆

نوٹ: ماہ نامہ ضیائے مصطفےٰ عارفوالا کا مضمون نگار کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں ماہ نامہ ضیائے مصطفےٰ میں کاروباری اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کا ادارہ ذمہ دار نہیں ہے---

☆☆ ☆☆

حمد ربِّ ذو الجلال جل جلالہ

سردار انور اللہ خان پروؔر

ظاہر میرے اللہ کی ہے عظمت طرح طرح
حکمت ہے اُس کی اور ہے قدرت طرح طرح
ہم جب خدا کی چکھتے ہیں نعمت طرح طرح
واجب ہے ہم پر اُس کی اِطاعت طرح طرح
قولِ نبی ﷺ کے سامنے اکثر مخالفین
لاتے ہیں واحیات حکایت طرح طرح
ہم کس طرح مسائل مشکل کو کرتے حل
فقہاء رحمۃ اللہ علیہم اگر نہ کرتے فقاہت طرح طرح
کیوں کر نہ باغِ خُلد میں پہنچیں گے سب شہید
راہِ خدا میں کی ہے شجاعت طرح طرح
پروؔر کو شر کی راہ سے یاربّ بچانا
کرتا ہے اس کا نفس شرارت طرح طرح

☆☆ ☆☆

توصیفِ حبیبِ خیرُ الانام علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

محمد شریف شیؔوہ

اُن جیسا کوئی تھا ، نہ کوئی ہے نہ کوئی ہو
یہ عالمِ امکاں میں ہوا تھا نہ کبھی ہو

وہ ایک نظر جس پہ بھی ڈالیں وہ بنے غوث
جو آپ کے کوچے سے گزر جائے ولی ہو

تخلیق وہ ، جو اپنے ہی خالق کی ہو عکاس
تصویر وہ جو اپنے مصور سے بنی ہو

ہم اُن کے پرستار ہیں کیوں اُن سے رہیں دُور
پروانے پہنچتے ہیں جہاں شمع جلی ہو

اللہ نے بتلائے انہیں غیب کے سب راز
ممکن ہی نہیں اُن سے کوئی بات چھپی ہو

ممکن ہے ، جسے خلد بریں کہتی ہے دُنیا
دُنیائے حقیقت میں مدینے کی گلی ہو

انوار کی بارش ہو صدارت ہو نبی ﷺ کی
میں نعت پڑھوں محفلِ یارانِ نبی ﷺ ہو

سجدہ نہ کریں کیسے اُسے سب کی نگاہیں
شیؔوہ جو نظر آپ ﷺ کے چہرے پہ جمی ہو

☆☆ ☆☆

صریرِ

خامہٗ

خود

تمام اہل اسلام اور ماہ نامہ ضیائے مصطفٰے کے قارئین کرام کو نئے اسلامی سال (۱۴۴۴ھ) کی آمد آمد پر مبارک ہو۔ **اَللّٰھُمَّ حَوِّلْ حَالِیْ اِلٰی اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ۔**

اللہ تعالیٰ اِس نئے اسلامی سال کو تمام اہل ایمان کیلئے عزت و آبرو، ترقی و عروج کا سال بنائے، تمام مما لکِ اسلامیہ اور خصوصاً ملکِ خداداد پاکستان کو کامیابیوں کے ساتھ عروج عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

اظہارِ تشکّر

راقم الحروف حسبِ سابق امسال (۲۰۲۲ء میں) بھی عیدالاضحیٰ کے پرمسرّت موقع پر دارالعلوم حنفیہ نظامیہ عظمت الاسلام رجسٹرڈ عارفوالا کے ساتھ قربانی کی کھالوں کی صورت میں تعاون کرنے والوں کیلئے دعا گو ہے۔ کہ اے اللہ کریم! مدرسہ عظمت الاسلام عارفوالا کے ساتھ معاونت کرنے والے تمام احباب کو دین و دُنیا کی لازوال نعمتیں/ برکتیں عطا فرمائے۔

احبابِ گرامی سے گزرش ہے کہ اپنے اِس محبوب ادارہ ''مدرسہ عظمت الاسلام'' کے ساتھ اِس شدید مہنگائی کے دور میں مزید معاونت کرتے رہا کریں جو اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کے حق میں صدقۂ جاریہ ہوگا---

طلباء کرام کو درسِ نظامی (فارسی تا حدیث شریف) کے ساتھ ساتھ ناظرہ، تجوید وحفظ القرآن بہترین اساتذہ کی زیرنگرانی تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے نصابِ تعلیم کے عین مطابق تعلیم دی جاتی ہے، مزید خوشخبری یہ کہ اب عصری تعلیم کا آغاز بھی ہو چکا ہے، نیز تعلیم کے ساتھ طلباء کی تربیت کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے......آپ بھی اپنے بچوں کو عصری اور دینی تعلیم وتربیت کے لئے مدرسہ ہٰذا میں داخل کروائیں---

11 رمحرم الحرام 1444ھ کو اِنْ شَآءَ اللّٰہ "دارالعلوم حنفیہ نظامیہ عظمت الاسلام" عارفوالا میں شہادت کانفرنس بسلسلۂ ماہانہ گیارھویں شریف کا پروگرام ہو رہا ہے جس میں علامہ مولانا محمد اصغر نقشبندی صاحب (لاہور) بیان کریں گے، اہل محبت حضرات بھرپور انداز میں شمولیت یقینی بنائیں---

(خصوصاً عارفوالا کے احباب نماز مغرب مدرسہ میں ادا فرمائیں)---

قارئین کرام

آپ سے گزارش ہے کہ ماہ نامہ ضیائے مصطفیٰ میں اپنے مضمون دینے کیلئے ہر انگریزی ماہ کی 15 تاریخ تک ضرور ارسال کر دیں تاکہ آپ کے مفید مضامین آئندہ شمارہ میں شاملِ اشاعت ہوسکیں- اللہ کریم آپ سب احباب کا حامی وناصر ہو---

عارفوالا، ضلع پاک پتن شریف	ضیاء المصطفیٰ قادری اشرفی
۲۳ر ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/ ۲۳ر جولائی ۲۰۲۲ء	مدیر اعلیٰ ماہ نامہ ضیائے مصطفیٰ

☆☆ ☆☆

انوارالفتاویٰ

قبلہ جمال الفقہاء ابوالافضل مفتی محمد اجمل قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اندریں مسئلہ کہ مسافر امام ہو تو جب وہ دو رکعت پر سلام پھیرے گا تو مقیم مقتدی کس طرح بقیہ نماز ادا کریں؟ **بینوا توجروا**

۷۸۶/۹۲

الجواب اللھم اجعل لی النور والصواب

مسافر امام کے سلام کے بعد مقیم مقتدی جب اپنی بقیہ نماز کے لئے کھڑا ہوگا تو اگرچہ وہ صورۃً منفرد کی مانند ہے، جس بنا پر منفرد کی طرح اسے نماز میں قراءت چاہیے لیکن درحقیقت وہ منفرد نہیں کیونکہ جب اس نے امام کی اقتداء میں نماز شروع کی تو وہ تحریمہ کے اعتبار سے مقتدی ہے اور مذہب حنفی کے مطابق مقتدی کے لئے قراءت بالفعل جائز نہیں لہٰذا اصح قول یہی ہے کہ مقتدی مقیم امام مسافر کے فارغ ہونے کے بعد جب بقیہ نماز کیلئے کھڑا ہوگا تو وہ نہ منفرد ہے نہ سابق اور نہ پورا مدرک بلکہ اسے لاحق کہیں گے اور وہ اپنی نماز سے فارغ ہونے تک قراءت کے اعتبار سے حکماً مقتدی شمار ہوگا، اس لئے وہ قراءت کے بغیر ہی قیام کرکے رکوع میں چلا جائے---

غنیۃ المستملی صفحہ نمبر ۵۰۰ میں ہے: فاذا صلی المسافر رکعتین یسلم ویقوم القوم فیتم صلوتہ بغیر قراءۃ فی الاصح

نیز فرمایا: وجہ الاصح انہ بالنظر الی کونہ مقتدیا تحریمۃ حیث ادرك اول

صلوٰۃ الامام تکرہ لہ القراءۃ تحریما---

ہدایہ صفحہ نمبر ۱۷۵ میں ہے: وان صلی المسافر بالمقیمین رکعتین سلم واتم المقیمون صلاتھم لان المقتدی التزم الموافقۃ فی الرکعتین فینفرد فی الباقی کالمسبوق الاانہ لا یقراء فی الاصح لانہ مقتد تحریمۃ لافعلا والفرض صار مؤدی فیترکھا احتیاطا --- **اس پر فتح القدیر صفحہ نمبر ۱۴ میں فرمایا:** فانہ بالنظر الی الاقتداء تحریمۃ اذا ادرکوا اول صلوٰۃ الامام یکرہ القراءۃ تحریما وبالنظر الی عدم فعلا وقد ادرکوا فرض القراءۃ یستحب واذادارالفعل بین وقوعہ مستحبا وکونہ حراما لایجوز فعلہ

درالمختار جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۵۸۴ میں ہے: (فاذا قام) المقیم (الی الاتمام لایقراء) ولایسجد للسھو (فی الاصح) لانہ کاللاحق **اس پر علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:** (قولہ فی الاصح) کذا فی الھدایۃ والقول بوجوب القراءۃ کوجوب السھو استشھادبضعیف موھم انہ مجمع علیہ شرنبلالیۃ--- **فتاویٰ قاضی خاں صفحہ نمبر ۸۲ میں ہے:** جماعۃ من المقیمین صلوا خلف مسافر لاقراءۃ علیھم فیمایقضون کذا ذکر الکرخی وکذالك السھو...... **۱۲ منہ غفرلہ**

بہر حال معتبر یہی ہے کہ لاحق کی مانند وہ مقیم مقتدی بھی بقیہ نماز میں صرف خاموشی سے کھڑا ہوکر رکوع میں چلا جائے۔ اور باقی نماز پوری کرے---

ھٰذا ماعندی۔ واللہ تعالیٰ اعلم 29-10-1990

☆☆ ☆☆

وجودِ باری تعالیٰ

حضرت علامہ مولانا ابوالضیاء محمد باقر نوری المعروف صدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
صدر المدرسین دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف

(قسط: چہارم)

چنانچہ اگر ساری دُنیا کی آبادی کے Genes کو ایک جگہ جمع کر لیا جائے تو ایک انگشتانہ بھی بھر نہیں سکتا۔ اِس کے باوجود یہ خوردترین ذراتِ حیات اور اس کے ساتھی کوکوروموسم ہر زندہ خلیہ میں موجود رہتے ہیں اور حیوانی ونباتاتی ہستیوں میں خصوصیاتِ ذاتی کا سرچشمہ ہوتے ہیں آخر یہ کیونکر لاتعداد اَسلاف کا مخزن بنتے ہیں اور کیونکر اِتنی ذرہ سی گنجائش میں ہر ہستی کی نفسیات سموئے ہوئے اور محفوظ رکھتے ہیں۔خلد کے بطن ہی میں Genes کے ارتقاء کا آغاز ہوتا ہے۔آخر یہ چند ملین اہٹم کا ذخیرہ Genes صفحہ ٔ اَرضی کے تمام حیوانات ونباتات کی حیات اور اس کی خصوصیات پر کس طرح قابو رکھتے ہیں؟ اِس سے ایک زبردست شہادت مہیا ہوتی ہے اِس عظیم الشان اور کامل دانائی کی جو صرف عقل خلاقِ عالم کی ہو سکتی ہے کوئی اور ذات اِس عظیم بندوبست کی صلاحیت نہیں رکھتی---

ششم کارخانہ ٔ فطرت میں جو فراہمی ضروریات اور بے ضرورت صرفہ سے احتیاط کا اُصول کارفرما ہے۔اس سے ہم یہ ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ایک ذات علیم وخبیر کی بے نہایت اور پیش بین دانش ہی سے ایسا اہتمام ممکن ہے۔کئی سال کا واقعہ ہے کہ ’’آسٹریلیا‘‘ میں کھیتوں کی حفاظت کے لئے تھوہر کی باڑیں لگائی جاتی تھیں اُس ملک میں ایسے جانوریا

کیڑے پتنگے نہ تھے جو اُسے کھا سکتے ہوں اس لئے یہ بے تحاشا پھیلتی گئی اور کچھ ایسی سرعت سے پھیلی اور بڑھی کہ چند ہی برسوں میں بڑے بڑے رقبہ اراضی کے اس کی دستبرد میں آ گئے جن کا مجموعی رقبہ انگلستان کے پورے رقبے کے لگ بھگ پہنچ گیا حتیٰ کہ قصبوں اور شہروں تک اس کا جال بچھ گیا۔اس بلائے بے درماں سے لوگ سراسیمہ ہوکر شہر چھوڑ چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے اور بستیاں ویران ہوتی گئیں اور بے شمار مزرعے اُن کی لپیٹ میں آ گئے۔ اُس کی امداد کے لئے حشرات الارض جمع ہوئے اور بعد مشورت ساری دُنیا میں اِدھر اُدھر ایک ایسی چیز کی دریافت اور تلاش میں نکل کھڑے ہوئے جو تھوہر سے انہیں نجات دلا سکے اور وہ قابو میں لائی جا سکے۔ بالآخر اُنہیں ایک کیڑا ایسا دستیاب ہوگیا جس کی غذا صرف تھوہر تھی اور سوائے اس کے کسی اور شئے کو چھوتا تک نہ تھا۔اُن کیڑوں کی پول (نسل) بھی بڑی تیزی سے بڑھتی تھی اور آسٹریلیا میں ان کیڑوں کا کوئی دُشمن بھی نہ تھا۔اِس طرح اُن کیڑوں نے انسان کو خوفناک نباتاتی بلا سے نجات دلائی۔اَب تھوہر کی یورش اُس ملک میں پورے قابو میں آ گئی ہے اور کیڑے بھی اس بندوبست کے لئے مناسب تعداد میں ہیں اور تھوہر کے حملوں کا اَب کوئی خطرہ نہیں رہا---

اِس مثال سے ہمیں یہ بتانا مقصود ہے کہ اس کائنات میں آزاردہ اور نامساعد احوال کو دُور کرنے کے وسائل بھی ہر طرف موجود ہیں۔ممکن ہے کہ آپ کے دل میں یہ سوال پیدا ہو کہ اِتنی تیزی سے نسل بڑھانے والے کیڑے نے ہمارے کرۂ ارض کو کیوں اپنی آماجگاہ نہیں بنا لیا اور ساری نباتات نہیں چگ ڈالی۔اول تو کیڑے دوسرے سبزی پر نظر نہیں ڈالتے ،دوسرے یہ کہ حشرات الارض کے جسم میں مثل اور حیوانات کے پھیپھڑے نہیں ہوتے ،اُن کی نالیاں

ہوتی ہیں جن سے وہ سانس لیتے ہیں۔لیکن جوں جوں یہ کیڑے بڑے ہوتے جاتے ہیں سانس کی نالیاں اسی مناسبت سے بڑی نہیں ہوتیں، اِس لئے کیڑے مکوڑے بڑی جسامت کے نہیں ہو سکتے اور جلد جلد تلف ہو جاتے ہیں۔قدرت کے اِسی قسم کے فراہم کئے ہوئے موانعات کیڑوں مکوڑوں کی تعداد کو محدود کئے رکھتے ہیں اگر قدرت نے ایسا عضوی بندوبست نہ کیا ہوتا تو انسان کا وجود محال ہو جاتا۔ذرا تصور کیجئے ایک ایسی بھڑ کا جو شیر ببر جتنی بڑی ہو---

ھفتم

قلبِ انسانی میں خدا کا کھوج اور ذہن میں اس کا تصور خود وجودِ باری تعالیٰ پر دال ہے۔ ذہنِ انسانی میں خدا کا تخیل خود ایک اُلوہیاتی قوت کا کرشمہ ہے جس سے کائنات کی دوسری تمام ہستیاں یکسر محروم ہیں اِسی قوت کو ہم تصور کہتے ہیں۔اِس کے ذریعہ سے انسان اور صرف انسان ہی اَن دیکھی اشیاء کا تصور کر سکتا ہے اور اُس کے وجود کی شہادت بھی پا لیتا ہے---

اِس قوت کا دائرۂ عمل لامحدود ہے اور بلا شبہ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔تصور جب ایک روحانی حقیقت بن جاتا ہے تو اسے کارگاہِ فطرت میں ایک عظیم منصوبے اور مقصدیت کے شواہد ہر طرف دکھائی دیتے ہیں حتیٰ کہ یہ عظیم ماہیت مبرہن ہو جاتی ہے کہ سماوی دُنیا کیا اور کیسی ہے؟ نیز یہ حقیقت ہے کہ خدا ہر جگہ ہے اور ہر شئے میں موجود ہے اور کسی سے وہ اِتنا قریب نہیں ہے جتنا کہ وہ قلبِ انسانی سے ہے--- ۱۲......

قرآنی آیات کے فیوض و برکات

ابوسعید مولانا محمد سرور قادری گوندلوی

دینِ اسلام بلاشبہ کامل ضابطۂ حیات ہے قرآنِ کریم اللہ کریم کی آخری کتاب ہے جو انسانیت کیلئے باعثِ رحمت وشفاء ہے۔قرآن پاک میں عبادات، معاملات اور اخلاقیات کی تربیت کے ساتھ ساتھ تمام ظاہری و باطنی امراض کا علاج بھی موجود ہے---

تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ کے ارشادات میں یہ موجود ہے کہ قرآن مجید روحانی اور جسمانی دونوں قسم کے امراض کے لئے شفاء ہے۔قرآنی آیاتِ مبارکہ اور ادعیہ ماثورہ میں علاج کی تاثیر ودیعت فرمائی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: **الفاتحہ شفاء لکل داء**۔(مشکوٰۃ،صفحہ:۱۸۹)''سورۂ فاتحہ شریف میں ہر مرض کیلئے شفاء ہے''۔

ادعیۂ ماثورہ کے ذریعے علاج کے جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے۔لہٰذا اِن ارشادات کی روشنی میں ہمیں روحانی وجسمانی اور اعتقادی بیماریوں کے علاج کو فروغ دینا، یعنی قرآنی آیاتِ مبارکہ سے لوگوں کی مشکلات کا حل اور اُن کے لئے آسانیاں مہیا کرنا نیکی اور خیر خواہی ہے۔موجودہ پُر آشوب حالات کے پیشِ نظر چند سطور میں بیماریوں سے نجات کے لئے وظائف واَوراد پیش کرتے ہیں۔

آیاتِ شفاء: اللہ تعالیٰ کا فرمانِ ذیشان ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ...... (بنی اسرائیل:۸۲)

''اورہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جوایمان والوں کے لئے شفاءاور رحمت ہے''---

☆حکیم الاُمت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآنِ حکیم ہر ظاہری، باطنی بیماریوں کیلئے شفاء ہے،لہٰذااِس کا دَم تعویذ گنڈا سب جائز ہوا--- (تفسیرنورالعرفان)

☆حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں آیاتِ شفاء کی طرف اشارہ فرمایا ہے......اور حضرت سعد چلپی نے آیاتِ شفاء کا تعین کیا ہے حضرت امام ابوالقاسم قشیری کا واقعہ درج کیا ہے جو درج ذیل ہے:

☆ شیخ قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: میرا بیٹا بیمار ہوگیا اُس کی حالت بہت نازک ہوگئی ایک رات مجھے خواب میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹے کی حالت عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کی آیاتِ شفاء سے علاج کیوں نہیں کرتے بیدار ہونے پر میں نے قرآن کریم سے میں نے آیاتِ شفاء تلاش کیں تو مجھے چھ مقامات پر ملیں:

(۱)وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ (سورۂ توبہ:۱۴)

''اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا''---

(۲)وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (سورۂ یونس:۵۷)

''اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے''---

(۳)وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (سورۂ اسرائیل:۸۲)

''اورہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جوایمان والوں کے لئے شفاءاور رحمت ہے''---

(۴)یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (سورۂ نحل:۶۹)

''اس (شہد کی مکھی) کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں کی

تندرستی ہے---

(۵)وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (سورۂ شعراء:۸۰)

''اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے''---

(۶)قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (سورۂ حٰم السجدہ:۴۴)

''تم فرماؤ وہ ایمان والوں کیلئے ہدایت اور شفاء ہے'' (آیات کا ترجمہ ''کنز الایمان'' سے ہے)

☆ حضرت شیخ قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آیاتِ شفاء لکھیں اور اُنہیں پانی میں دھو کر اپنے بیٹے کو پلایا تو وہ اُسی وقت تندرست ہوگیا- مذکورہ آیاتِ شفاء سے مریض کو دَم کرنے اور چینی کے برتن میں لکھ کر اسے پانی سے دھونے اور پانی مریض کو پلانے کا بھی فرمایا---

☆ شیخ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بہت سے مشائخ کو دیکھا جو مریض کی صحت کے لئے اِن آیاتِ مقدسہ کا عمل فرماتے تھے---

☆ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے شیخ عبد الوہاب متقی مکی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ عمل کرتے دیکھا ہے---

(اشعۃ اللمعات، جلد:۵، ص:۱۷۷، اُردو/ روح البیان، پ:۱۵، زیرِ آیت: وننزل من القرآن......)

☆ رسالہ قشیریہ، ص:۶۹ پر خود امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ لکھا ہے:

حضرت اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر رات جب اپنے بستر انور پر تشریف لے جاتے تو اپنے دونوں ہاتھ مبارک جمع کر کے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الخ......قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الخ......قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ الخ......تینوں

سورتیں پڑھتے ، پھر جسم کے جس حصہ تک ہو سکتا ہاتھ مبارک پھیرتے اور اپنے سر مبارک اور چہرۂ مقدس کے سامنے حصہ سے یہ عمل شروع فرماتے ، تین بار کرتے ---

(مشکوٰۃ ،ص:۱۸۶/ مرأۃ المناجیح ،جلد:۳،ص:۲۳۵)

☆ مزید سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتیں ہیں یہ عمل آخری ایام تک جاری رہا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ علیل ہوئے تو میں یہ سورتیں پڑھ کر دم کرتی تھی ---

(مفہوم حدیث از: موطا امام مالک ، کتاب العین ،ص:۸۴۷اُردو)

اِس سے بزرگوں کا دَم درود کرنا ثابت ہوا...... ہم کو بھی اِسی پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ اِس سے آفات اور بیماریوں وغیرہ سے حفاظت رہتی ہے --- (مراۃ المناجیح ،سوم)

نوٹ :دم کرتے وقت یہ خیال ضرور رکھا جائے کہ دم کرنے والا اگر کسی غیر محرم کو دم کرے تو مقدّس کلمات پڑھ کر صرف پھونک مارے اور ہاتھ مس نہ کرے ---

☆ جناب اقبال احمد نوری لکھتے ہیں کہ: آیاتِ شفاء (''جن کا ذکر آپ نے پڑھ لیا ہے'') ہر مرض کے لئے نہایت مجرب ہیں ، اِن کو پڑھ کر دَم کریں...... حکماء اور ڈاکٹروں کے لئے گیارہ بار اِس کا ورد بہت ضروری و نفع بخش ہے --- (شمع شبستانِ رضا ، حصہ دوم ،ص:۳۷۰)

بشکریہ ماہ نامہ رضائے مصطفےٰ ، گوجرانوالہ ماہِ محرم ۱۴۴۲ھ/ستمبر ۲۰۲۰ء

☆☆ ☆☆

تمام قارئین کرام کو نیا اسلامی سال

(1444ھ) مبارک ہو

☆☆ ☆☆

لے سانس بھی آہستہ کہ دربارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

علامہ حافظ محمد علی قادری

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

(الحجرات:۲)

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں اُونچی نہ کرو، اس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چِلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اَکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو'' (ترجمہ کنز الایمان)

سورۂ الحجرات میں کل اٹھارہ آیتیں ہیں ان میں نہایت اہم موضوعات بیان کیے گئے ہیں جن پر اعتقاد، اخلاق، سیرت و کردار کا محل تعمیر کیا جا سکتا ہے جن کی برکت سے معاشرے میں اُنس ومحبت اور ایثار کی فضا پیدا ہو سکتی ہے، ہمارے مضمون کا محور ومرکز سورۂ حجرات کی ابتدائی آیات ہیں جن میں اللہ جل مجدہٗ الکریم نے آداب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا ہے۔

دُنیا میں جو بادشاہ ومعززینِ رعایا تھے اُنھوں نے اپنی رعایا میں اپنی سلطنت اور بادشاہت کے قوانین خود وضع کیے لیکن دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، حبیبِ ربِّ لم یزل کا دربار وہ ہے کہ جس کے آداب خود اللہ ربُّ العزت نے سکھائے۔ سب سے پہلے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے حتمی احکام وفیصلے صادر فرمائے، صاف صاف بتا دیا کان کھول کر سن لو، اگر تم نے گستاخانہ لہجے میں میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بات بھی کی تو عمر بھر کے اعمال نیست و

نابود ہوجائیں گے......محبوب ﷺ کی بارگاہ کے آداب سکھائے جارہے ہیں کیونکہ اَدب ہو گا تو دِل میں تعظیم ہوگی، تعظیم ہوگی تو اُس کے ہر حکم کی تعمیل کا جذبہ پیدا ہوگا اور جب تعمیلِ حکم کی خو پختہ ہوگی تو محبت رسول (ﷺ) کی نعمت مرحمت فرمائی جائے گی۔اور جب محبوبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق کی شمع فروزاں ہوگی تو حریم کبریائی تک جانے والا مکمل راستہ منور ہو جائے گا---

مذکورہ آیت میں بالخصوص اُمتِ مصطفوی میں سب سے معزز شخصیات اور بالعموم قیامت تک ایمان کی دولت سے مالا مال افراد کو خطاب ہے اگر تمہیں وہاں شرفِ باریابی ہو اور ہم کلامی کی سعادت سے میسر ہو تو خیال رہے! کہ تمہاری آواز میرے محبوب ﷺ کی آواز سے بلند نہ ہو، جب دربارِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضری ہو تو اَدب واحترام کی تصویر بن کر حاضری دو، اگر تم نے اِس سلسلہ میں غفلت برتی تو تمہارے سارے اعمال، ہجرت، جہاد، نماز اور دیگر عبادات ضائع ہوجائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی---

معاملہ کی نزاکت دیکھیں پہلی آیت ''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' سے خطاب ہو چکا تھا دوبارہ خطاب کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن معاملہ کی نزاکت وحساسیت اور اہمیت کے پیش نظر دوبارہ خطاب کیا انہیں جھنجوڑا، اور بتایا کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ اِس پر زندگی بھر کی ساعتوں، نیکیوں کی مقبولیت اور ضائع ہونے کا دارومدار ہے۔☆ صدرِ مضمون آیۂ کریمہ کے نزول کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آہستہ گفتگو کرنا اپنا معمول بنا لیا ☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس نے آپ ﷺ پر قرآن نازل کیا مرتے دم تک آہستہ بات کروں گا حتیٰ کہ اگر کوئی وفد دربارِ نبوی

(ﷺ) میں حاضری کے لئے آتا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُن کی طرف ایک بندہ بھیجتے جو اُنہیں حاضری کے آداب سکھاتا۔ ضیاء النبی میں بحوالہ روح المعانی مذکور ہے:

اَرْسَلَ اِلَیْھِمْ اَبُوْ بَکْرٍ مَنْ یُّعَلِّمُھُمْ کَیْفَ یُسَلِّمُوْنَ وَیَأْمُرُھُمْ بِالسَّکِیْنَةِ وَالْوَقَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ:

حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ قدرتی طور پر بلند آواز تھے کیونکہ اُن کو ثقل سماعت کا عارضہ تھا جو خِلقتاً اُونچا سنتا ہو وہ عادتاً بولتا بھی اُونچا ہے۔ اِس آیہ کریمہ کے نزول کے بعد گویا اُن پر قیامت ٹوٹ پڑی، گھر میں بیٹھ گئے، دروازے کو تالا لگالیا اور دِن رات رونا شروع کر دیا۔ مرشد کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ایک دو دن ثابت ابن قیس (رضی اللہ عنہ) کو نہ دیکھا تو پوچھا ثابت کیوں نہیں آتے، تو عرض کیا گیا اُن کو تو دِن رات رونے سے کام ہے دروازہ بھی بند کر رکھا ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بلایا اور وجہ پوچھی سراپائے اَدب غلام نے عرض کی: بندہ نواز میری آواز اُونچی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَکُمْ (الآیہ) میرے بارے میں نازل ہوئی ہے میری تو عمر بھر کی کمائی غارت ہوگئی، اِس پر دِلنواز آقا (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے بے قرار غلام سے فرمایا اور مژدۂ جاں فزا سنایا:

اَمَّا تَرْضٰی اَنْ تَعِیْشَ حَمِیْدًا وَتُقْتَلَ شَھِیْدًا وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ

فرمایا! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ قابل تعریف زندگی گزارو گے اور شہید کئے جاؤ گے اور جنت میں جاؤ گے عرض کیا رَضِیْتُ میں اپنے ربّ کی بے پایاں نوازش پر راضی ہو گیا۔

علامہ ابن قیم نے لکھا ہے جب مسیلمہ نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو ''یمامہ'' کے مقام پر

مسیلمہ کذاب کے خلاف گھمسان کا رَن پڑا، تو مسلمانوں کے قدم ڈگمگانے لگے تو حضرت ثابت اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما نے آپس میں کہا کہ ہم عہدِ رسالت میں تو اِس طرح نہیں لڑا کرتے تھے پھر دونوں نے اپنے اپنے لئے گڑھا کھودا اور کفار پر تیروں کی بوچھاڑ کردی حتیٰ کہ جام شہادت نوش کر گئے---

تبیان القرآن میں اجمالاً اور ضیاء النبی میں تفصیلاً مذکور ہے، اِس روایت سے جہاں آدابِ رسالت کا درس ملتا ہے وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ غلاموں کی زندگی کا ایک ایک لمحہ محبوبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں سامنے ہے اور وصال کے بعد کے حالات سے بھی حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم باخبر ہیں ؎

بندہ مِٹ نہ جائے آقا پہ تو وہ بندہ کیا ہے   بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

اربابِ فکر و دانش جس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار اِتنا اُونچا ہے کہ امام مالک جیسے عظیم محدث و فقیہ روضۂ اقدس کے سامنے سالہا سال درسِ حدیث دیتے ہیں تو ورق پلٹنے کی آواز بھی پیدا نہیں ہونے دیتے اور مدینہ شریف کی گلیوں میں دیواروں کے ساتھ ساتھ جوتا اُتار کر چلتے ہیں کہیں ایسی جگہ پاؤں نہ آجائے جہاں محبوبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں لگے ہوں......حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ مدینہ شریف گئے اور خاک کے ذروں کو چوم رہے ہیں اور فرما رہے ہیں مجھے اِن ذروں سے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی خوشبو آرہی ہے: ؎

جہاں بھی پائے حضور ہے وہیں عرش ، وہیں طور ہے
جو تیری نظر میں نہ آسکا تو تیری نظر کا قصور ہے

پچھلے دنوں ایک مخصوص جماعتکی طرف سے روضۂ اقدس کے تقدس کو پامال کیا گیا، ہُلڑ

بازی اور نعرہ بازی کر کے اپنی عاقبت کو گندا کیا گیا:

اَدب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

دربارِ نبوی ﷺ بڑا حساس معاملہ ہے جہاں جنید بغدادی اور بایزید بسطامی اپنی سانسوں کا شور بھی بے اَدبی تصور کرتے ہیں:

تیری نظروں سے نظروں کا ملانا بھی ہے بے اَدبی
تیری سرکار میں پلکیں اُٹھانا بھی ہے بے اَدبی
وہ ناداں ہیں جو اُونچا بولتے ہیں تیری نگری میں
وہاں تو بے تکلف مسکرانا بھی ہے بے اَدبی
فرشتے جن کی مٹی پر قدم رکھتے بھی ڈرتے ہیں
میرے جیسوں کا اُن گلیوں میں جانا بھی ہے بے اَدبی
کنارے پر کھڑے رہنا علامت ہے کم نگاہی کی
تیری موجوں میں لیکن ڈوب جانا بھی ہے بے اَدبی
وہاں کی دھوپ میں ٹھنڈک جنت کے مکانوں کی
وہاں کی دھوپ سے خود کو بچانا بھی ہے بے اَدبی
وہاں جانے کی خواہش کا نہ ہونا ہے گستاخی
وہاں پہ جا کے لوٹ آنا بھی ہے بے اَدبی

جب رسول اللہ ﷺ کی محبت سے سینے سرشار تھے اُس وقت اگر کوئی اُنگلی بھی نبی کریم ﷺ کی طرف کرتا تھا تو ہاتھ پر تلوار کا دستہ آتا۔ اَدب کا یہ مقام تھا اور عشق کا معیار یہ تھا کہ

آب بینی (ناک مبارک کا پانی) اور لُعابِ دہن اور وضو کے مستعمل پانی کو تبرک کے طور پر جسموں پر مَلا جاتا تھا۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات تو کُجا اگر کوئی سواری کی بھی توہین کرتا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا جلال وغضب والا جواب سن کر سامنے والے کا جسم لرز جاتا تھا لیکن افسوس صد افسوس آج محبت رسول اور عشقِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کھوکھلے نعرے رہ گئے اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع ہمارے دلوں سے گل ہوگئی۔تو نتیجہ یہ نکلا کہ گائے کا پیشاب پی کر فخر کرنے والی قوم کی ایک پارٹی **BJP** کی راہنما ''نوپور شرما'' نے حبیبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صراحتاً گستاخی کردی اور ہم ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود صرف مذمت پر اکتفاء کر بیٹھے--

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں ''خالد نامی'' شخص نے مکہ میں بے اَدبی کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اُس گستاخ کا سر کون لائے گا......؟

ابنِ انیس رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور میں لاؤں گا، پھر مکہ شریف کی جانب سفر کیا اور 18 دن بعد اُس گستاخ کا سر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں پیش کر دیا۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن انیس رضی اللہ عنہ کو اپنا عصا مبارک عطا فرمایا کہ یہ علامت کے طور پر رکھ،تو حضرت ابن انیس رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال سے پہلے وصیت فرمائی کہ وصال کے بعد یہ عصا مبارک میرے کفن میں رکھ دینا......قیامت والے دن جب نفسی نفسی کی پکار ہوگی 50 ہزار سالہ دِن میں تمام لوگ جمع ہوں گے تو حضرت ابن اُنیس رضی اللہ عنہ کے پاس علامت ونشانی کے طور پر عصا مبارک غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس وہ چھرا (خنجر) ہوگا جس سے راجپال کو انجامِ سوء کی طرف پہنچایا تھا......غازی ملک ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس وہ گن ہوگی جس سے گُستاخ کے سینے میں 27 گولیاں پیوست کی تھیں لیکن شومئی قسمت کہ ہمارے پاس سوائے مذمت اور کھوکھلے نعروں کے کچھ نہ ہوگا---

ڈنمارک، فرانس، جرمنی، انڈیا اور دیگر کنٹریز کے جانوروں سے بدتر گُستاخوں کو تب نکیل ڈلے گی، جب ہر چھوٹے بڑے، جوان اور بوڑھے کا یہ نعرہ ہوگا......

ناموسِ نبی ﷺ کی خاطر ہر باطل سے ٹکرائیں گے
جو راہ میں ہماری آئے گا اُس کو مار گرائیں گے
یہ مسئلہ ہے جب ایماں کا، کیا خطرہ ہے جسم و جاں کا
اِس مسئلے کو جو چھیڑے گا پھر تاج اُچھالے جائیں گے
گستاخ نبی کا چلتا پھرے، کیوں عاشق دل میں جلتا رہے
گستاخ کو آگ لگا کے ہی سینے کی آگ بجھائیں گے
اِس راہِ محبت کے اندر مہماں جو بنے ہیں جیلوں کے
کل خلد بریں کے باغوں میں تختوں پہ دیکھے جائیں گے
اِس راہ میں جس کو زخم لگے، وہ پھول ہیں گویا جنت کے
اُنہیں ساقیٔ کوثر محشر میں بھر بھر کے جام پلائیں گے
محبوب ﷺ کی عزت گر مانگے آصفؔ کی جان بھی حاضر ہے
اِک بار نہیں اُن پر تو لکھ بار بھی صدقے جائیں گے

☆☆ ☆☆

''جب تک والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ ہو جائے تب تک تمہارا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا''--- (الحدیث)

☆☆ ☆☆

صبرِ حسین
اور
فلسفۂ شہادت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

پروفیسر حافظ معاذ احمد قادری

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ○ (البقرہ-۱۵۵)

''اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا اِن صبر والوں کو'' (ترجمہ کنز الایمان)

حضرت اُمّ الفضل بنتِ حارث، زوجہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گود میں دیا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، دریافت کرنے پر فرمایا: جبریل نے خبر دی ہے:

اِنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ ھٰذَا

''بے شک میری اُمت عنقریب میرے اِس بیٹے کو قتل (شہید) کرے گی''

حضرت اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

اِنَّ ابْنِی الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بَعْدِیْ بِاَرْضِ الطُّف

''بے شک میرا بیٹا حسین میرے بعد طُف (کربلا) کی زمین میں قتل (شہید) کیا جائے گا''

بارش والے فرشتے نے بارگاہِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضری دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر عرض کیا: اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهٗ :

''بے شک آپ کے اُمتی عنقریب اِسے قتل (شہید) کریں گے''

پھر اُس نے قتل گاہ کی مٹی لاکر دی جسے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے شیشی میں رکھ لیا جو شہادتِ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے دِن خون بن گئی---

حضرت علی پاک رضی اللہ عنہ جنگِ صفین کے موقع پر جب میدانِ کربلا سے گزرے تو ساتھیوں سے فرمایا:

اِنَّ وَلَدِی الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِشَاطِی الْفُرَاتِ بِمَوْضِعٍ یُقَالُ لَہٗ کَرْبَلَآءَ

''بے شک میرا بیٹا حسین شہید کیا جائے گا فرات کے کنارے ایسی جگہ جسے کربلا کہا جاتا ہے''

شہادت کی خبر پر صبر کی دُعا

آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبریل علیہ السلام نے جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّاَجْرًا

''اے اللہ! حسین کو صبر اور اَجر عطا فرما''

مصائب کے خاتمہ کی دُعا نہ فرمائی بلکہ صبر کی دعا فرمائی---

صبر کی دُعا کی حکمت

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے صبر کی تعریف فرمائی:

اَلصَّبْرُ بِالْاِیْمَانِ کَالرَّأْسِ بِالْجَسَدِ، اِذَا ذَھَبَ الصَّبْرُ ذَھَبَ الْاِیْمَانُ کَمَا ذَھَبَ الرَّأْسُ ذَھَبَ الْجَسَد

''صبر کا تعلق ایمان کے ساتھ ایسا ہے جیسے سر کا تعلق جسم کے ساتھ ہوتا ہے، جب صبر چلا جاتا ہے تو ایمان ضائع ہو جاتا ہے جیسے سر کے جانے سے جسم ضائع ہو جاتا ہے''

صبرِ حسین کی دُعا دراصل ایمانِ حسین (رضی اللہ عنہ) کی حفاظت کی دعا ہے---

صبرِ حسین رضی اللہ عنہ منزل بہ منزل

(۱) تقریباً سات سال کی عمر میں نانا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا صدمہ اُٹھانا پڑا، جنہوں نے بڑے پیار سے پالا اُس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ھُمَا رَیْحَانَتَایَ فِی الدُّنْیَا:

''حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں میرے دُنیا کے پھول ہیں''---

نُقطہ: پھول پودے پر زندہ رہتا ہے۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پھول ہیں۔ جن کی زندگی پر قرآن ناطق ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ○ البقرہ ۱۵۴

''اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں''

ترجمہ کنزالایمان

نتیجہ: جب پھول زندہ ہے تو پودا بطریق اولیٰ زندہ ہے:

میری چشمِ عالَم سے چھپ جانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

(۲) **دوسری منزل** چھ ماہ بعد از وصال نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) 3 رمضان المبارک 11ھ کو والدۂ ماجدہ سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا---

(۳) 21 رمضان المبارک 40ھ کو والد گرامی سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کا وصالِ باکمال ہوا---

(۴) 50 ہجری کو سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا وصال باکمال ہوا---

(۵) 61ھ (دورِ یزید میں) مدینہ منورہ سے جدائی، مکہ مکرمہ سے میدانِ کربلا تک---

اعتراض

(۱) جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نواسے کو نہ بچا سکے تو کسی اور کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

(۲) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جو نواسۂ رسول اور صحابیٔ رسول ہیں ......جن کے درجہ کو دوسرا کوئی غوث قطب نہیں پہنچ سکتا...... جب وہ اپنے ساتھیوں کو نہ بچا سکے تو دوسرا کون مدد کر سکتا ہے؟

جــواب :(۱) کربلا میں نواسۂ رسول کا امتحان تھا۔امتحان کے خاتمہ کی دعا نہیں کی جاتی اِس لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کی دعا فرمائی مصائب کے ٹل جانے کی دعا نہیں فرمائی۔

(۲) سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں جان بچانے نہیں بلکہ جان دے کر ایمان بچانے گئے تھے......جان بچانے کا راستہ تو کھلا تھا۔مجبوری میں حرام قطعی حلال ہو جاتا ہے ......وقتی بیعت سے جان بچا لیتے ......مگر آپ نے تو جان دے کر اسلام بچانا تھا......اسلام کے اُصولوں کو بچانا تھا: ؎

جابر وقت کی بیعت سے کیا ، کیا انکار
آمریت کو نئی سوچ سے دو چار کیا

عزیمت ورُخصت

(۱) سفر میں روزہ رکھنا عزیمت ہے، چھوڑنا رخصت ہے---

(۲) غلبۂ کفر کے وقت اظہارِ ایمان یا استقامت علی الایمان عزیمت ہے......تو امامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ نے عزیمت پر عمل کیا۔

عزیمت پر عمل اور کثرتِ خون ریزی سے گریز

اگر امام حسین رضی اللہ عنہ کثیر گروہ کے ساتھ نکلتے تو جنگِ صفین کی طرح مسلمانوں کے خون

کی ندیاں بہہ جاتیں مگر آپ نے عزیمت پر عمل کرتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مخصوص افراد کے ساتھ حق کا علم تھامے عزم ویقین کی منزل کی طرف روانہ ہوئے تاکہ خون ریزی بھی نہ ہو اور پیغامِ حق کا بھی ابلاغ ہوجائے۔

اُس نے انسان کی تاریخ کا رُخ موڑ دیا
دولت و کثرت و طاقت کا صنم توڑ دیا

فلسفۂ شہادت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

معیارِ حق: بظاہر طاغوتی طاقتیں معرکۂ کربلا میں چھا گئیں......مگر شہادتِ حسین نے فتح وشکست کا معیار واضح کر دیا۔

فتح کا معنیٰ قتل (شہید) کر دینا نہیں۔شکست کا معنیٰ قتل ہو جانا نہیں......بلکہ فتح کا مفہوم مقصد میں کامیاب ہونا اور شکست کا مفہوم مقصد میں ناکام رہنا ہے......تو عاشورا محرم سن ۶۱ ہجری کی شام کو سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے مقصد میں سرخرو ہوئے لہٰذا آپ فاتح قرار پائے اور یزید اپنے مقاصد میں ناکام ہوا لہٰذا وہ شکست کھا گیا---

مقاصد

(۱) یزید کا مقصد، ظالمانہ اقتدار کو تسلیم کرانا اور بیعت لینا تھا مگر امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقصد یزیدی فسق وفجور سے دِین حق کو محفوظ کرنا تھا: ؎

سر داد، نہ داد دَست، در دستِ یزید — حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسین
جابر وقت کی بیعت سے کیا، کیا انکار — آمریت کو نئی سوچ سے دوچار کیا

(۲) یزید کا مقصد ''قوتِ احساس'' اور ''جرأتِ اظہار'' کو مٹانا تھا جبکہ امامِ عالی مقام کا مقصد

''احساس کی قوت اور اظہار کی جرأت'' کو عام لوگوں میں اُجاگر کرنا تھا۔

تاریخ شاہد ہے کہ سانحہ کربلا سے پہلے یزیدی حکومت سے چند افراد ٹکرانے کے لئے تیار تھے...... شہادتِ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد...... اہلِ مدینہ ظلم سے ٹکرا گئے اور...... اہل مکہ سیسہ پلائی دیوار بن گئے...... ایک ذاتِ حسین (رضی اللہ عنہ) سے بیعت لینے والا...... پورے حجاز کی بیعت کھو بیٹھا: ؎

وہ جس نے رسم و رہِ عشق کی بِنا ڈالی
بنائے قصرِ شہنشاہیت ہلا ڈالی
بدلی عمل کی شکل ، ارادے بدل دیے
اُس نے مطالبات کے جادے بدل دیے

(۳) یزیدی قوتوں کا نعرہ تھا ''حق طاقت میں ہے''......

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا نعرہ تھا ''طاقت حق میں ہے''

امام (رضی اللہ عنہ) نے یزیدی تلوار کو اپنے خون کے آگے جھکا لیا اور تائیدِ ایزدی سے اہلِ عالَم سے منوالیا کہ ''حق ہی میں طاقت ہے''......: ؎

اُس نے انسان کی تاریخ کا رُخ موڑ دیا
دولت و کثرت و طاقت کا صنم توڑ دیا

اولیاء کرام اور اَدبِ نبوی ﷺ و رحمۃ اللہ علیہم

مولانا شاہ ابوالنصر منظور احمد رحمۃ اللہ علیہ

☆ آئمہ حدیث شریف میں جو مقام امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو قدرت نے بخشا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کی سوانح حیات میں یہ موجود ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بخاری شریف کو لکھتے وقت حدیث شریف لکھنے کا خاص اہتمام کیا اور بے حد اَدب کیا۔ حدیث شریف کا احترام بھی اسی لئے ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا کلام ہے۔ آپ ہر حدیث شریف کو لکھتے وقت تازہ غسل کرتے اور دو رکعت نفل ادا کرتے، بعض نے تو یہاں تک کہا ہے کہ آپ زمزم شریف سے غسل کرتے اور مقام ابراہیم پر دوگانہ پڑھتے مگر مجھے اِس غسل سے اتفاق نہیں کہ فقہاء نے زمزم شریف سے غسل کو خلافِ اَدب کہا ہے۔ اِسی حدیثِ نبوی شریف کے احترام واَدب کے باعث ہی اللہ ربُّ العالمین احکم الحاکمین نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو عظیم فضل سے نوازا، اور جو فروغ اور عظمت وشان ومقام اِس کتاب کو نصیب ہوا، وہ کسی اور کو نہیں۔ حالانکہ احادیثِ صحیحہ کی کتب دُنیا بھر میں کثیر تعداد میں موجود ہیں---

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عدل وانصاف کا ایک مشہور واقعہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کسی قبیلہ کی فاطمہ نامی عورت نے چوری کی اور حضور ﷺ نے اُس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم جاری فرما دیا: کسی نے سفارش کی حضور (ﷺ) یہ لڑکی بڑے قبیلہ کی ہے لہٰذا درگزر فرمایا جائے تو حضور ﷺ نے فرمایا: اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی ایسا کرتی تو اُس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم ہوتا---

☆ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تنزیہہ الانبیاء میں امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''ترشیح'' سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کئی تصانیف میں یہ واقعہ نقل کیا ہے مگر کمال اَدب واحترام کا انداز اختیار کیا کہ سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کا نام ذکر نہیں کیا بلکہ اگر فلاں عورت بھی چوری کرتی تو ہاتھ کاٹا جاتا یہاں ازراہِ کمال اَدب نام کو ذکر نہیں کیا حالانکہ جب نام حدیث پاک میں آگیا ہے تو اَب اس کے ذکر کرنے میں حرج بھی کیا تھا اور پھر لفظ ''لو'' کے تحت میں

جو ''علی السبیل''، فرض محال آتا ہے مضائقہ نہ تھا مگر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو اَدب نے اجازت نہیں دی کہ اس نام کو صراحۃً ذکر کریں حق تو یہ ہے کہ اَدب کا یہ اعلیٰ ترین مقام مقربین بارگاہ کو ہی نصیب ہوتا ہے---

☆ عالم اسلام کے مشہور بادشاہ اور سومنات کے فاتح سلطان محمود غزنوی کا مشہور واقعہ ہے آپ کے غلام ایاز کا بیٹا محمد نامی بھی آپ کی خدمت میں رہا کرتا تھا ایک دن اُسے اس طرح بلایا: او ایاز کے بیٹے وضو کے لئے پانی لاؤ؟ ایاز نے بھی یہ کلمات سن لئے اور سخت پریشان ہوا جس کا تاثر چہرہ سے نمودار ہوگیا۔ بادشاہ وضو سے فارغ ہوا تو ایاز کو غمگین پا کر پوچھا: ایاز پریشان کیوں ہو؟ تو ایاز نے عرض کی بادشاہ سلامت آپ نے میرے بیٹے کو اُس کا نام لے کر نہیں بلکہ او ایاز کے بیٹے کہہ کر بلایا معلوم ہوتا ہے اُس سے کوئی گستاخی سرزد ہوئی ہے جس کے باعث آپ ناراض ہیں میرے چہرہ کے مغموم ہونے کا یہی سبب ہے۔ سلطان محمود غزنوی نے فرمایا: اے ایاز پریشان نہ ہو تیرے بیٹے سے ایسا کوئی کام سرزد نہیں ہوا جو میری ناراضگی کا سبب بنے بلکہ اِس کا نام نہ لے کر بلانے میں حکمت یہ تھی کہ میں اُس وقت بے وضو تھا اور تیرا بیٹا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نام ہے بس میں نے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدس نام ایسی حالت میں زبان پر لانا گوارہ نہ کیا: ؎

ہزار بار بشویم دہن زِ مشک و گلاب ☆ ہنوز نام تو گفتن کمال بے اَدبی ست

مشک وگلاب سے ہزار بار بھی منہ صاف کرلوں تو پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا خلافِ اَدب ہے---

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ بِعَدَدِ خَلْقِهٖ

☆☆ ☆☆

مَا اِنْ مَّدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ ☆ لٰکِنْ مَّدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

ترجمہ: میری باتوں کی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اضافہ نہیں ہوا، بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کی وجہ سے میری گفتگو بھی خوبصورت ہوگئی---

☆☆ ☆☆

ماہِ محرم اور دعائے عاشورہ

اُمّ: سعد المصطفیٰ قادری اشرفی

عاشورہ کا روزہ گناہوں کے مٹنے کا باعث

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوم عاشورہ کے روزے رکھنے پر میں گمان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ گزشتہ سال بھر کے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا، اس کی تخریج ترمذی نے کی - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دسویں محرم یعنی یوم عاشورہ کے روزے کا حکم فرمایا۔ (ترمذی نے اس کی تخریج کی) حضرت ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اگلے سال میں حیات (ظاہری) میں رہا تو ضرور نویں اور عاشورہ کا روزہ رکھوں گا۔ حکم بن اعرج کی روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس کے پاس اس وقت پہنچا جب وہ زم زم شریف سے اپنی چادر لپیٹے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، میں نے کہا عاشورہ کے روزے کے بارے میں کچھ فرمایئے تو آپ نے فرمایا کہ جب تم محرم کا چاند دیکھو تو کھاؤ اور نویں کا روزہ رکھو کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے تھے فرمایا ہاں، (اس کو مسلم نے بیان کیا)

یوم عاشورہ کو اہل خانہ پر رزق کی کشادگی

حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عاشورہ کے دن جس نے اپنے گھر والوں پر رزق کی کشادگی کی سال بھر تک برابر کشادگی رہے گی---

دعائے عاشورہ

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ عاشورہ کو اتنی باتوں کا لحاظ رکھے:

(۱) اس دن کو بزرگ جاننا (۲) روزہ رکھنا (۳) فحش سے زبان کو روکنا

(۴) اپنے اہل وعیال میں نفقہ کی وسعت کرنا یعنی کھانا پکوانا (۵) صلہ رحمی کرنا

(۶) صدقہ کرنا (۷) مسلمانوں کی زیارت کرنی (۸) سلام کرنا

(۹) دشمن سے صلح کرنا (۱۰) جس سے قطع تعلق ہو اُس سے میل ملاپ کرنا

(۱۱) بال منڈوانا (۱۲) مہمان کے ساتھ افطار کرنا (۱۳) بھوکے کو کھانا کھلانا

(۱۴) پیاسے کو پانی دینا (۱۵) جنازہ کے ساتھ چلنا (۱۶) مریض کی عیادت کو جانا

(۱۷) حسبی اللّٰہ ونعم الوکیل ونعم المولیٰ و نعم النصیر ستّر (۷۰) بار پڑھنا

(۱۸) یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا یعنی اس کو کچھ دینا (۱۹) بلاقصد زیبائش کپڑے بدلنا

(۲۰) غسل کرنا (۲۱) اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر پانی ڈالنا

(۲۲) علماء کی زیارت کرنا (۲۳) ماں باپ کی خدمت کرنا

(۲۴) خدا تعالیٰ کے خوف سے گریہ وزاری کرنا اور آنسو بہانا

(۲۵) مسلمانوں سے اخلاص کرنا (۲۶) جناب الٰہی میں دعا کرنا---

دعائے عاشورہ

سب سے پہلے عاشورہ کے دن تازہ غسل کرکے دو رکعت اِس طریقہ سے پڑھیں کہ دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس دس بار سورۂ اخلاص پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور نو مرتبہ درود شریف پڑھیں اور پھر ایک مرتبہ درج ذیل دعا پڑھیں:

يَاقَابِلَ تَوْبَةِ آدَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ يَافَارِجَ كَرْبِ ذِی النُّوْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ يَاجَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوْبَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ يَاسَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ يَامُغِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ يَارَافِعَ اِدْرِيْسَ اِلَى السَّمَاءِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ يَامُجِيْبُ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِیْ النَّاقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ يَانَاصِرَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ يَارَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِیْ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اَطِلْ عُمُرَنَا فِیْ طَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَاَحْيِنَا حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ تَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ بِسِرِّ الْحَسَنِ وَ اَخِيْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ وَجَدِّهٖ وَ بَنِيْهِ فَرِّجْ عَنَّا عَمَّا نَحْنُ فِيْهِ

اور پھر 70 مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ پڑھیں

اور پھر سات مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْاَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَ زِنَةَ الْعَرْشِ لَامَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا اَسْئَلُكَ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَهُوَحَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا خَيْرِ خَلْقِهٖ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ○

☆☆ ☆☆

پردہ عورت کے لئے کتنا ضروری ہے؟

(قسط: سوم)

قاری محمد مشتاق شائق گولڑوی

عورت کا لباس اِتنا باریک نہ ہو کہ جسم نظر آئے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

نساء کاسیات عاریات کائلات ممیلات لایدخلن الجنة ولا یجدن ریعھا یوجد مسیدة خمس مائة سنة---(١٠)

''بعض ایسی عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود برہنہ ہوتی ہیں مردوں کی طرف مائل ہونے والی اور اُن کو اپنی طرف مائل کرنے والی جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے آتی ہوگی''---

☆ایک مسلمان عورت کی نسوانیت کا تقاضا ہے کہ وہ وقار و شرف کا مظہر ڈھیلا ڈھالا اور پورے جسم کو ڈھانپ لینے والا لباس پہنے، نہ کہ تنگ و چست بے جان چیزوں کو پہنایا جانے والا غلاف پسند کرے۔عورت کا لباس ایسا ہونا چاہئے جو قمیض کی آستین کلائی تک اور شلوار کے پائنچے ٹخنوں کو ڈھانپ لیں کیونکہ ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ عورت کے بقیہ تمام اعضاء کے لئے شریعت نے لباس تجویز کیا ہے۔گلے کی طرف سے پہننے والے کپڑے کا گلا اِتنا کھلا نہیں ہونا چاہئے کہ گردن کے علاوہ کوئی بھی حصہ جیسے کندھے اور سینہ یا سینے اور گردن کے درمیان کا حصہ نظر آئے۔کیونکہ یہ بھی اُن ہی اعضاء میں سے ہیں جن کو ڈھانپنا ضروری ہے، پردے والے کپڑے پر خوشبو نہ لگائے، مسلمان عورت ایسا لباس نہ پہنے جو

کافرہ عورت کے لباس سے مشابہت رکھتا ہو

☆ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اُن میں سے ہوگا (۱۱)

بُرقعہ یا عام لباس جو بالکل باریک ہو غیر مَحرموں کے سامنے پہننا ناجائز ہے۔ بعض دفعہ عورتیں سر کی چادر اِتنی باریک لیتی ہیں کہ سر کے بال نظر آتے ہیں ایک مسلمان عورت کے لئے یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے، غیرتِ ایمانی کا تقاضا تو یہ ہے

☆ اَلْمَرْأَۃُ کُلُّھَا عَوْرَۃٌ عورت کا سارا جسم ہی عورت ہے

عورت کا سارا جسم چھپانا فرض ہے اِس طرح نہیں جیسا کہ موجودہ دَور میں بُرقعہ کا استعمال تو غیرتِ ایمانی کے مطابق ہے لیکن نقاب اِتنا باریک جو پردہ کے نام پر فیشن ہے اور عورت کیلئے ایسا کرنا حرام ہے۔ صنف نازک کا تمام بدن سَر تا پا عورت ہے جس کو ڈھانپنا عقلاً و شرعاً فرض ہے۔ پردے والا کپڑا کشادہ ہو تنگ نہ ہو کہ جسم کے اعضاء نمایاں ہوں---

مسلم خواتین سے گزارش

☆ اے میری مسلمان بہن کیا کافر کی یہ بات تجھے غیرت نہیں دلاتی کہ جس نے یہ کہا تھا کہ مسلمانوں کے لئے ایک بے پردہ کافرہ عورت سو (۱۰۰) میزائلوں سے زیادہ نقصان دہ ہے تو اے میری بہن! خدا کے لئے بے پردہ نہ ہو، خدا کے غضب سے ڈر اور قبر کی اندھیری رات کو یاد کر---

پَردہ کے فوائد: ☆ پردہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے---

☆ پردہ حیاء ہے اور حیاء اِیمان ہے اور اِیمان جنت کا سبب ہے ☆ پردہ شیطان سے بچنے کیلئے تلوار ہے ☆ پردہ تیری غیرت کے لائق ہے ☆ پردہ تیری عزت کی ضمانت ہے ☆ پردہ

اسلام کی علامت ہے☆ پردہ مذہب کی غیرت ہے☆ پردہ عورت کی فطرت ہے☆ پردہ ہی سبب ہے دخولِ جنت کا☆ پردہ ہی عورت کے لئے محفوظ قلعہ ہے☆ پردہ عورت کے ایمان و عزت کی حفاظت کرتا ہے☆ پردہ مسلمان عورت کا زیور ہے☆ پردہ عورت کا جہیز ہے ☆ پردہ عورت کی نگہبانی کرتا ہے☆ پردہ عورت کو بُری نگاہوں سے بچاتا ہے☆ پردہ عورت کی پہچان ہے☆ پردہ عورت کی شخصیت کو بلند کرتا ہے☆ پردہ عورت کی شان کو بلند کرتا ہے---

جس طرح اِسلام نے عورت کی عزت وناموس کی حفاظت کی ضمانت دی ہے دُنیا کے کسی بھی مذہب نے عورت کو اِتنی عزت نہیں دی۔ہمیں یورپ کی گندی تہذیب کی جانب نہیں جھانکنا چاہیئے بلکہ ہمیں محبوبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی پہ فخر کرنا چاہیئے اور اپنی طرزِ زندگی کو اِسلامی اُصول وضوابط کے مطابق ڈھالنا چاہیئے کیونکہ دِینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایمانداروں کے لئے ایک عظیم نعمت ہے اور ہمیں اِس نعمت عظمیٰ کی قدر کرنی چاہیئے۔ایک مؤمن کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ یورپین کی تقلید کرے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول محمد کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر حکم پر اپنا سر تسلیم خم کردے کیونکہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ہی میں اُس مالک وحدہٗ لاشریک ربِّ کل جہاں کی طرف سے انسان بھلاؤں کا خزانہ حاصل کرسکتا ہے اور اِسی ہی بات میں بنی آدم حضرت انسان کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے---

ہماری محترم خواتین اسلامی تعلیمات کو چھوڑ کر ترقی اور وقار حاصل کرنا چاہتی ہیں تو یہ اُن کی بھول ہے اِس کیلئے خیر وبرکت صرف اور صرف اسلام کے سائے میں ہے شریعت نے عورتوں کے متعلق جو احکامات بتائے ہیں وہی اِن کی عزت اور حفاظت کا ذریعہ ہے۔عورت

کا اصل حسن و وقار، اُس کی حیاء، غیرت وحمیت اور عفت وعصمت ہے اور پردہ عورت کا زیور ہے۔ اگر عورت حیاء وحجاب کو ترک کردے تو پھر وہ عورت نہیں بلکہ عورت کے نام پر تہمت ہے۔ آج آزادی نسواں کے نام پر نت نئے مطالبے ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ اِس قوم پر رحم فرمائے---(آمین)

اِس ترقی یافتہ دَور میں بات یہاں تک چلی گئی ہے کہ ''میرا جسم میری مرضی''

کیا! یہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے ساتھ غداری اور بے وفائی نہیں ہے؟ مسلمان خواتین کو نئی تہذیب کے فریب سے خبردار رہنا چاہیئے، آزادیٔ نسواں کے نام پر کسی دھوکے میں نہ آئیں۔ اللہ اور اُس کو محبوب ﷺ نے عورت کو جو عزت ومرتبہ اور مقام عطا فرمایا ہے وہ بارگاہِ کبریا اور دربارِ مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ کہیں سے بھی نہیں مل سکتا۔ ٹیلی ویژن کی سکرین پر تھوکنے والی تہذیبِ جدید کی عورت مسلمان خواتین کی Ideel نہیں ہوسکتی ہمارے لئے بہترین نمونہ اخلاق و کردار کی بلندیوں پر فائز اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن اور تمام نیک وپاکباز جلیل القدر خواتین ہیں---

آج کل ترقی کے نام پر پاکیزہ تعلیم کے برعکس فضول قسم کے ''جاہل دانشور'' یہ لیکچر دیتے نظر آتے ہیں کہ پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ کیا ربُّ العزت کے حکم کے معاملے میں اِن ذہنی بیماروں کی بات مان لیں ہرگز نہیں۔ ہماری مکرم خواتین کو اِن نام نہاد ماڈرن دانشوروں کی بے وزن رائے کو حقارت سے ردّی کی ٹوکری میں ڈال دینا چاہیئے۔ تحفظ نسواں کے حوالے سے اسلام نے عورتوں کیلئے جو حدود مقرر کیں اور جن احکام پر بجا آوری کی تاکید کی اُن میں سرِفہرست ''پردہ اور حجاب'' ہے اِس لئے کہ حجاب کے بغیر عورت کی

حفاظت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا---

بچیوں کی تعلیم تربیت میں ہماری ذمہ داری

کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہماری غیرت مند مسلم خواتین ماضی قریب تک حجاب کے سلسلہ میں کسی بھی طرح کی مصالحت کے لئے تیار نہیں ہوتی تھیں اولاً تو وہ بے ضرورت گھر سے باہر ہی نہ نکلتی تھیں۔اور اگر کسی ضرورت اور مجبوری کی بناء پر گھر سے باہر جانا ضروری ہو بھی جاتا تو اِس طرح پردے اور حجاب کا اہتمام کرتیں کہ پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا مگر افسوس صد افسوس کہ اَب یہی خواتین جدت پسندی اور ماڈرنائزیشن کا شکار ہو گئیں۔کل تک جیسا کہ بُرقعہ سے لباس و جسم کو چھپانا ضروری سمجھا جاتا تھا آج اُسی طرح بے حجابی کا رُجحان نظر آتا ہے کیوں؟

اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم نے دین سے دُوری اختیار کر رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے تو اپنا سب سے پیارا دین اسلام جو ہمیں عطا فرمایا کہ ہم اپنی عاقبت سنوار لیں مگر ہم نے تو نفس و شیطان کی پیروی اختیار کر رکھی ہے۔قرآنِ پاک میں تو فرمانِ عالیشان ہے: کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو لیکن ہم نے قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی کتاب تو جان لیا، مگر یہود و نصاریٰ کی طرح بعض احکام کو تسلیم کیا اور بعض میں نفسِ امارہ کی پیروی کرتے ہوئے اللہ جل جلالہٗ اور اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو پسِ پُشت ڈال کر اپنی دُنیا و آخرت کو تباہی کے گڑھے میں ڈال رہے ہیں۔ ہر خاندان کے سربراہ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ خود اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کا ایندھن بننے سے بچائیں۔کیا ہمیں شریعتِ مطہرہ ایسے طرزِ عمل کی اجازت دیتی ہے کہ ہماری مائیں، بہنیں اور بہو، بیٹیاں سرِ عام غیر مسلموں کی تہذیب کا ارتکاب کریں اور ہمیں پرواہ تک نہ ہو۔ بلکہ ہر مسلم خاندان کے سربراہ کو چاہیئے کہ خود بھی اسلامی تہذیب پر سختی

سے عمل پیرا ہو، اور بالخصوص اپنی بہو بیٹیوں کو تربیتی اور اخلاقی تعلیم دلاتے وقت اسلامی تہذیب کے مطابق تعلیم دلوائے، اور گھر کے تمام افراد کی کارکردگی اور آس پاس کے ماحول پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے۔ مسلمان ہونے کے ناطے اپنی بہو بیٹیوں کو اسلامی اور اخلاقی تعلیمات سے روشناس کرائے...... گھر کے بقیہ افراد کی بھی ذمہ داری ہے کہ جہاں دُنیوی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے وہاں دینی ماحول کو ضرور بالضرور ترجیح دی جائے---

ماٰخذ ومراجع

(۱۰) موطا امام مالک، کتاب اللباس، باب ما یکرہ للنساء۔ (۱۱) مشکوٰۃ شریف۔

☆☆ ☆☆

تعزیت

گذشتہ ایام......:

☆ علامہ نعیم امجد (جامع مسجد ٹینکی والی، فرید ٹاؤن ساہیوال)۔ ☆ پروفیسر غلام محی الدین نقشبندی (ہارون آباد) کی پھوپھی جان۔ ☆ پروفیسر حافظ معاذ احمد قادری (عارفوالا) کے قریبی عزیز۔ ☆ حافظ وزیر احمد نوری (51SP عارفوالا) کے چچازاد حافظ محمد لطیف چشتی نظامی (کلیانہ)۔ ☆ محمد عثمان اشرفی (گریس ڈرائی کلینرز، عارفوالا) کے والد محترم۔ ☆ حافظ محمد امین (امام وخطیب چک نمبر EB18) کمیر پاکپتن روڑ عارفوالا۔ انتقال کر گئے ہیں۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**

جانشین قبلہ جمال الفقہاء صاحبزادہ ضیاء المصطفیٰ قادری اشرفی مدظلہ العالی نے دعا کی کہ اللہ کریم فوت شدگان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل اور اجرِ عظیم عطا فرمائے---

آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

☆☆ ☆☆

منقبت حضرت مخدوم سمنانی رضی اللہ عنہ

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سید علی حسین اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

اشرفِ عالم کے در پر جس کا ماوا ہو گیا
اُس کا رتبہ کیا کہوں اچھوں سے اچھا ہو گیا

جب سے دل محبوبِ یزدانی پہ شیدا ہو گیا
کیا کہوں میں اپنی حالت کیا تھا اور کیا ہو گیا

آستانہ پر دھرا سَر جس نے باصدق و یقیں
ہر کمال و فضل میں وہ مردِ یکتا ہو گیا

سر فروش و گرم بازارِ محبت ہے چلو
ہو مبارک تم کو سَر دینے کا سودا ہو گیا

ہو گیا گستاخ جو دربارِ اشرف میں ذرا
وہ دو عالم میں ذلیل و خوار و رُسوا ہو گیا

ہو گئی جس کی رسائی شاہ کے دربار تک
نورِ عرفاں اُس کے سینہ میں ہویدا ہو گیا

فیضِ اشرف سے ہوا مشہور ایسا اشرفیؔ
سارے عالم کی زباں پر اُس کا چرچا ہو گیا

☆☆ ☆☆

تعارف مدرسہ

دارالعلوم حنفیہ نظامیہ عظمت الاسلام (رجسٹرڈ) عارف والا

جامع معقول ومنقول الحاج جمال الفقہا ابوالافضل

مفتی محمد اجمل قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

(بانی مدرسہ ہذا) نے مورخہ شعبان المعظم بمطابق ۲۲ جنوری ۱۹۹۵ کو دارالعلوم حنفیہ نظامیہ عظمت الاسلام عارف والا کی بنیاد رکھی۔

دارالعلوم ہذا میں تجربہ کار اساتذہ کی زیرنگرانی حفظ و ناظرہ اور تجوید قرآن ایک کے ساتھ نظامی (فارسی، صرف نحو، منطق، فقہ، تفسیر، حدیث پاک) کی مکمل تعلیم ہے۔ طلباء کے ساتھ طالبات کی تعلیم کا شعبہ کا بھی آغاز ہورہا ہے اور مستقبل قریب میں ہی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا بھی آغاز ہونے والا ہے۔ ان شاء اللہ۔ دارالعلوم ہذا میں بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

تو آئیں اپنے بچوں کا مستقبل روشن کرنے کے لئے شوال المکرّم سے مدرسہ ہذا میں داخل کرائیں۔

طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد اور شدید مہنگائی کے پیش نظر آپ مخیّر احباب سے پرزور تعاون کی اپیل ہے ہمیشہ اپنے صدقات، خیرات، زکوٰۃ، فطرانہ، عشر اور گندم کی کٹائی کے موقع پر ادارہ ہذا کے ساتھ تعاون لازمی کریں اور صدقہ جاریہ کا ذریعہ بنیں۔ (تعاون آپ کا۔ خدمت دین کی)

یاد رہے کہ آپ مخیّر احباب کے تعاون سے ہی ادارہ کا نظام چل رہا ہے اس مدرسہ کو کسی قسم کا بیرون ممالک سے کوئی تعاون حاصل نہیں ہے اور نہ ہی ادارہ کا کوئی مستقل سفیر ہے۔۔

آئیں ہمارے قریب آکر مدرسہ کی صورت حال کو دیکھیں اور مطمئن ہوکر تعاون کیجئے۔

دارالعلوم ہذا نامساعد حالات کے باوجود مختصر ترین وقت میں ترقی کی منازل طے کررہا ہے۔

مدرسہ کے ساتھ کئے ہوئے تعاون کو اللہ پاک قبول فرما کر آپ کو دین ودنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے

آمین بجاہ النبی الکریمن صلی اللہتعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

ترسیل زر کے لئے

جانشین قبلہ جمال الفقہاء صاحبزادہ پیر مفتی ضیا المصطفیٰ قادری اشرفی

مہتمم دارالعلوم حنفیہ نظامیہ عظمت الاسلام، مدیراعلیٰ ماہنامہ ضیائے مصطفیٰ

بنک اکاؤنٹ نمبر 0010015168310020 الائیڈ بنک برانچ کوڈ 0010 موبائل نمبر 0300-8759109

MONTHLY **Zia-e-Mustafa** ARIFWALA

Reg. No M309